

بابۂ ثانی

میر ولی اللہ

دہلی

۵۸

تعداد ایک ہزار

(مجلد حقوق محفوظ ہیں)

بار اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بادۂ ناب

یعنی

مجموعہ رباعیات فیاضی

انرا

میرزا ابوالفتح علی خاں بیگم

۱۹۲۶ء

مطبعہ عکرمی پریس لاہور

۴۱۶
در شعر ندانم در معنی سُفتن
لیکن شعله هست که باید گفتن
نزدیک خرومند بود و هاست چهل
در کشاکش عرصه دنیا نشستن

میر ولی الله

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE7416



۱۸

جناب ہری محمد علی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل اسپٹ آباد
 اللہ تعالیٰ نے قدرت کے قوانین کچھ ایسے بنائے ہیں کہ ان میں کسی
 قسم کی ترمیم کی گنجائش نہیں رکھی۔ ازل سے لیکر اب تک یہی قانون بدستور
 رہیں گے۔ یہی حال اسلام کے قوانین کا ہے۔ جب اسلام کا آغاز ہوا چند
 ایک قانون حکمت ایزدی نے بنائے اور مسلمانوں پر ان کی پابندی لازم قرار
 دی گئی۔ وہی اصول اب تک چلے آتے ہیں۔ ہر اکو سے چھین تک اور کوس
 سے لیکر جزئی تا فرقہ تک جہاں جہاں مسلمان پائے جاتے ہیں انہی قوانین کے
 ماتحت ہیں۔ اسی واسطے اسلام کو انسان کا قدرتی مذہب کہا جاتا ہے۔
 قوانین الہی کی پابندی یقیناً غیر اللہ کی پابندیوں سے آزاد کر دیتی ہے
 چنانچہ اسلام میں حریت کی لوح ہر ایک نفس میں بھونکی گئی ہے اس مذہب کے

ہرول سیدھے سانسے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جلدی اقتدار پیدا کر لیا اور دنیا میں ایک قبیلے جیسے کے اندر روشنی کی طرح پھیل گیا۔ مغرب کے لوگ ان دنوں میں درندوں کی طرح جنگلوں میں پھرا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے ان کو تعلیم دی اور مہذب بنایا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے نام سے قیصر روم بھی اپنے محل میں کانپتا تھا۔ اور صلاح الدین کی شمشیر کے خیال سے رچر ڈکا آہنیں ڈل کر چدیا کرتا تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ مسلمان دنیا میں دلیل و رسوا مارے مارے پھرتے ہیں۔ غلامی کے طوق گردنوں میں ڈالے ہوئے اس کو کشش میں ہیں کہ چند ایک سلطان سلطنتیں جو آزادی کے واسطے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ ان کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیں۔

اس انتہائی زوال کا سبب یہ ہے کہ جس وقت مسلمانوں کے گھر زرد و خاک سے بھر گئے۔ اور بجائے سپاہیانہ لباس کے کنواری اور ریشم کے کپڑے پہننے لگے۔ جیسے لوگوں کا رجوع عام طور سے عیاشی کی طرف ہو گیا۔ مسلمانوں نے فارس کے لوگوں کی تقلید شروع کر دی۔ عجیب فلسفے نے مذہب میں نئی نئی اختراعیں نکالیں اور ایک عالمگیر تغیر پیدا کر دیا۔ اس اثر کی وجہ سے مسلمانوں کی شجاعت و صفات زائل ہو گئیں۔ جہاد پر گوشہ نشینی کو ترجیح دی گئی اور جنگ کے شیر مسکین بلی بن گئے۔ آہستہ آہستہ اس فلسفے کی بدولت عیش پسند

لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے احکام ایزدی کی بے باکانہ تاویل کی کہ
اپنے عقائد باطلہ کے لئے مذہبی سند پیدا کی۔ ان مدعیانِ تصدیقِ مسلمانوں
کو سخت گمراہ کیا۔ اربابِ امن و امن کی بندگی اور ہر قسم کی بُت پرستی جائز
قرار دی گئی۔ اسلام بُت پرستی کو تباہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن ان لوگوں
نے عوام الناس کو پھر اسی طرف مائل کر دیا۔ مذہب کے اصول پیچیدہ بنا دیے
گئے اور اس قسم کی یہودہ و عیسائیت جاری ہو گئیں جو بالکل اسلام سے منافی
تھیں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی اور چاروں طرف مسلمان غلامی کی
زنجیروں سے جکڑے ہوئے نظر آنے لگے۔

خدا کا فضل ہے کہ اس تھوڑے عرصے سے ہوا کا رخ بدل رہا ہے
مسلمان غفلت کی نیند سے چونک اٹھے ہیں اور تعزیرِ مذلت سے باہر نکلنے کی کوشش
کر رہے ہیں۔ بعض جگہ تو وہ حصولِ آزادی کی خاطر اپنی جان اور مال قربان
کر رہے ہیں۔ مدعیانِ تصوف کا مسوخ حکم مورہا ہے اور خدا کے فضل و کرم
کے وہ دن دور نہیں کہ دشمنانِ اسلام کا طلسم دھواں بن کر اڑ جائے
اور یہ انسانی درد نے اپنی وحشیانہ حرکات کی پاداش میں اپنے
کیفر کردار کو پہنچ جائیں۔

ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف سے مسلمان غلامی کا بھجا اپنی گردنوں سے

آئنا کر چھینکے ہے ہیں۔ میر صاحب کی رباعیات کا منصفہ شہود پر آنا یقیناً
ایک بڑی کوشش ہے۔ میر صاحب نے اپنے پاکیزہ خیالات کا افسار
فارسی زبان میں کیا ہے، انہوں نے پرانی وضع کی پابندی نہیں کی
شاعرانہ صنف و بدائع کا خیال نہیں رکھا۔ حسن و عشق اور گل و بلبل کے قصوں
کو چھوڑ کر اپنے قیمتی خیالات کو سادہ لباس پہنایا ہے ہر ایک باغی سے خوش قسمت
ٹپکتا ہے مثلاً

اگر دشمن ساز و با تو اے دوست
ترا باید کہ با دشمن نازی
استاد علی الکفارے باش
کہ یک غازی بہ از صد مختبر رازی

میر صاحب نے مغربی تہذیب کا خوب خاک اڑایا ہے اور بتایا ہے
کہ یہ تہذیب نفسانی خواہشات کو ترقی دے کر روحانیت کو نہایت محدود
سے تنہا کر رہی ہے کئی جگہ انہوں نے مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ اسلام
آں پر کار و ادوار نہیں کر ایک آدمی دوسرے آدمی کے سامنے میر سجود و سجد
در بند کے برابر نہ کر اسلام این بہت آزاد و ہر آنکہ مرد و دین بہت
ہر بندہ غیر اندوہ و عابد غیسر۔ اس قول غلط بنزد ظاہرین ات

انہوں نے مدعیانِ تقویٰ کی زاویہ نشینی اور ان کی مشہرہ کاندھ حرکات کی بھی دھجیاں اڑائی ہیں اور بتایا ہے کہ یہ فرقہ اسلام کی ترقی کے لئے سبکدوش ہے۔

ایں یکے بندہ خدا سے کویم
واں یکے بندہ ہوا و لیم
مرد غازی ست کشتہ خنجر
صوفی شہر کشتہ زرو سیم

ان رباعیات میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ پھر اپنے اصلی مذہب کی طرف رجوع کریں۔ اور قرآن کے سادہ اہلوں کی پیروی کریں تاکہ وہ دوبارہ چارو فصلات میں نہ گریں مسلمان پھر ویسے ہی مسلمان بن جائیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے وقت تھے۔

تیرہ شب کفر صبح ایماں روشن
تاریک رہ فلسفہ مستراں روشن
باید کہ غلام شہر تیرب نکند
کاشانہ دل شمع یوناں روشن

ایز و تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے صاحب نے جس مقصد کے
واسطے یہ رباعیات لکھی ہیں۔ اس مقصد میں وہ کامیاب ہوں۔ آمین

محمد علی

ایبٹ آباد ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء



PRINTED BY
 MOHAMMAD ALI HADJI, (A.S.)
 (Printed by the Author)
 LONDON
 PUBLISHED BY THE AUTHOR
 LONDON
 Printed by Ahmed A. W. H. B. (A.S.)
 (Printed by the Author)

دَوَائِل



(رہنمائی کے لیے)

۲

فرمودی شنیدی داستاننا
فنون حافظ و خستہ خم زوی
ز اقبال نبی حرفے خواندی
ز قرآن خدا خطے نبودی

فکایت می کنی کایں تیرہتی
بہ حرفِ معما بہت ورانے
جہاں را دیدم اے مرد نادان
چو چشم بادہ می خیم باز

اگر دشمن ساز و بالا و دست
 قرار باید که هم با جے نسازی
 ایند اعلیٰ الکف ارضی باب
 کہ یک غازی باز صد غازی

حقیر بے بغاوردست گونی
 بنم دہر یکین بے نشان است
 و بے بنیم آں ششہ کما
 کند در احیات جاودان است

چو گوئی مستغنی است عشق
که از عشق است شان مشکوین
طلبگار سے نباشد کہ عجب
عجب کار آید ترا این دولت عین

آبی دیدہ نیست خاتم
فروغ از جلوہ سنی خاتم
دلم از سر ز محض
تجرا از تشنیه

دلا از تجرئی زلفِ تبتانی
 زبانه‌ی کما پاسب کسان
 چه می‌گوئی که من یک قطره آبم
 زین شب که بیک پانی

به جای بگری زید و زبیبست
 بر آینه‌ی شیشه‌ی زخمت
 بجز در جوی باشد گاه سکن
 بجز در بحر و فخر نیست

مرا در جام کم کو ذراتش آفتاب
ملے دادند گونی پتھر پیما
نہے بنی کہ دارم ہر شب قدر
تب تو ابے بے بداری در خواب

مرد بودہ پیش یکین مثل
چہ حاصل باشد ازین مثل
میا نور حکمت از توان قارب
چراغ راہ خود بشارت مثل

یکے در جلوہ زارِ دادمئی دل
 پیالے باعثِ آبادمئی دل
 مرا آزاد کن از بسببِ ماضی
 بہ بندِ ماضی گشت آزادمئی دل

زمانہ بسرِ یکبار و یکبار گشت
 تہِ چو تہِ فکرِ عالم و چہ گشت
 دلا میں پستی اندیشہ تہ
 مگر از سحرِ جادوئے فکر گشت

خبر کنی کہ در محراب
جہاں ابو باری شہ گریہ
بجاء اور بود و خست
بروید در چنین گلیہے بیار

بجز از شہ شہ شہ شہ
صلح کار یا حین تھا
شد چوں مرغ بریاں از آتش شہ
یہ سماندہ مرا باقی نہ با

جہاننا باشند در ہر جہانے
 بر در زین جہاں و گنج جہانے
 اگر چشم خود داری بینی
 جہانے در جہانے در جہانے

زمین و آسمان در دو یک جسم
 بود بر توتہ در گرد جسم
 نباشد در بساط و در خنجر
 بین خانه و حرف و زناد

کجی کو حکمت از قرائت پیر
 ز فتنش لذت معنی گمید
 جہاندار کہ بر حفظ ناموس
 اگر مہر کے ہرگز نہیں دے

دلاتا کہ باغض العجازی
 کجی غریب نیازی
 بہت دیکھو تراشی ہر زمانے
 خداوند کے لئے خود بسازی

نہایت جاوداں درخشش دوستی است
فنا اندر نگو نزاری و پستی است
پلچہ چشم پر خرد بخت کربنی
نہاں اندیش اسرار دوستی است

بہترین کاملاں طوفانِ جوش است
نہازِ پلے رطبی اجزائے جوش است
خرد را ہر زان شانے است پیکر
عجے خاموش و گاہے درخشاں است

بقانون است سیر باهتالان
بقانون است دوریچ گول
نباشد زندگی بیرون قانون
بقانون است رابطہ یک پرو جان

نماند یکس دائم بشناس
بود یکس مارا کیست
نمے پنی کر پیش از مرید است
بیاض دهر را باشد خزانے

گلچہ دیدم بدست گلغذائے
 گلچہم اسے خوشا وقت تو بایں
 بگفتا خازن زاید شایخدارم
 بجے تو شمع زبازوئے بگلچہ

اگر دول شب داری شے بہت
 گرامی گوهر سے وکالتے بہت
 وگر افسردہ و مسرور است دلچسوز
 بنزد عاقلان مشیت گلچہ بہت

کہے کو طائفہ میں دو آہستہ
 بہرے کہ باشندے کا مہم است
 حیات ماست سوز و ساز ہم
 سکون جادو الی الامر نام است

بگویند بے سوسامانی صحت
 بگو جان تو افسوں خور و کیت
 دلا اندر مصافق زندگانی
 بایں بے باگی کہے تو است

مراد سینیچو کی قلمی ہے بہت
 گل تو در تار شش شنبہ بہت
 ملا ہے شیش پین شش ناغی تو
 کردہ در ذوق من عالمی ہے بہت

نوائے من بذوق ساسعین است
 و گرنہ در ذوق طبع نہ این است
 مراد پرودہ ہے پرودہ ساز
 جہان نقیہ ہائے دلکشین است

کہ یک جا بہت عم بالا دیہیت
 تہ پوہ چرخ ہمیشگی است
 گلشن رخ ہمیشہ بین گری بہر بہت

بیاساقی متھے چوں از عواہل بن
 زلزلے در جہاں خاکشیں
 بیاوشت خاکے را رواں بن
 بیاوے زبلزلے را زباں بن

ز تو بپاں نباید داشت لایق
 که بشنیم ز پیر راست بانی
 بود بے درو دیں سوز تو بے سود
 که باشی کفر را هم سوز و سالق

سایع بچنے از راه و سالق
 نیاز مستقبل و مافی و حالق
 بود از کار با اندازه عمل
 که عمر بچد عن غایت خیال

که کور است حسرت با پیش
 زوئی یار هم خطه ای گیسو
 حیات عشق باشد از نیت
 چناندم کاین بیهوش و بجم

ندانم حکمت اسلامی است
 ز ترسایان بخواندم هر چه خواندم
 مرا معذور دار اسکرم و بشمار
 که مرکب در رو خطا است زاندم

دوروم



چول گرازم ریزی پشیاں شہی
 رسواسیر ہر فصل دیسراں شہی
 چول ناناوہم چچ کہ خیمے گروی
 سیر تہم بوجہ دم و نازاں شہی

بر قول نبی کریم است ایدل
 اسلامین است و ہین است ایدل
 گریب و زین لوئے لا است نبی
 لغواست کرت عوی دین است ایدل

تاکے رو تقلید گدماں خوابیافت
 تاکے پئے جوان و فلماں خوابیافت
 مہم گشت عمر پر نیسیاں گزرد
 پیچا رہ ذبے نام و نشان خوابیافت

یک سبب بود مخزن ہمار زیناں
 یک قلب بود مظهر نور زیناں
 یک مژہ بود روح و روان یکے
 یک شمع بود رونق بزم و وصال

اگر کشید پستی خود مانده ناز
 پیاپی صاحب شد بجان تنگ ناز
 وال ذوق بالادید خوش طلب
 از تربت عالی شده گردن افراز

لے مجمع وقت رونق کاشانده
 دیوانه تو بزل فسر زانده
 خاتم که شوم محرم بر تری
 اسے واقف اسرار نماں خانه دهر

کے بندہ حق بندہ اغیار شہیں
 در عشق کسان قرار گرفتار شہیں
 کو زینہ اغیار بود و ز کس
 دلدادہ دلداری گرفتار شہیں

دراہ طلب گم بہن چاکہ چست
 و اس کو بر مقصود ہے با پست
 میں عمر اگر انس کہ گوئی چست
 بہ چم خود ہیں کہ ہیں با پست

حقیقت است که هر دوی پیشین حقیقت
 در معرکه بازی چو بر در مرد تنگ
 در بازو دے پوخت بر دعوے تو
 به سو بود و دعوئی به برهان حقیقت

دل غول شد و در دانه اندام غول شد
 اسلامم و دیده چرخ دوش شد
 از شکار عرب نقطه به شب خبر
 کاین نیست فرهم انکار غول شد

بہاں دگر و قاطع بہاں لکیر
 ہر حکم کنی میں کہ آخر خط
 روشن تراز بہر حجت روشن بین
 سیف است بہر شہیدہ دلیل کہ

شہر خنجر نام و معنی سفسٹن
 کہین سخن بہر کیا بدین
 نہ یک بہر و مند بود غایت چہل
 در کلمہ کین عنہ و نب خنٹن

خواہی کہ شوی واقف اسرارِ زمان
خود را بخدا رسال ز خود باز زبان
یعنی چو قدم در روا و نہبادی
از راحت و آرام گزیر بل جان

اے اکبر! شوقِ بارِ این دنیا
اے شاہِ دو عالم نظم سے گویا
اے اکبر! دھی و کرمی ز کرم
برجالِ بن ظالم جانِ نبش

و این فن بخود و اسمان جبرست
 و این که در جهان گدازان خواجه جبرست
 و این که در یک لعل آب جبرست

آس کفر و دهر می چید و دین ما جبرست
 و این که در شنت خواب بود و زمین کو
 و این که در آب است و آب جبرست

لے کر سنا گو بر لطف تو کیا است
 ہر درد مر اگر گوشت پرچیم تو دوا است
 بجاں من سوختہ جالِ احرقت کُن
 لے لطف تو ہر سوختہ را جالِ تیرا

بول گام بجز از دی از قاضی شمس
 گروہی مریست ز پیکار شمس
 یا چو زناں چہرہ بغیر از نسب از
 یا لے بکیداں کن از دامن شمس

ہوا کی کشتی واقفِ تسلیمات
 بایک کہ گریزی از فسونِ طاعت
 این محضرِ مشیتِ ششیں است بیل
 در نہ چو بود حقیقتِ شادِ الموت

بالائے مکانِ لامکانے پیکار
 بالائے جہانِ مزہبانے پیکار
 اگر بطلبِ خبر و سایہِ تجارب
 از کعبہِ مقصودِ قلنہ پیکار

و عشقش نشانی نامہ عمرت شد طے
 این ادق دوستی تر سنا کے
 و زندگی سپر خیالات کن
 پیمان ازل قیامت پمانے

آں گل کہ برون است ز جنت فغان
 علی کہ برون است ز مذنب عاقل
 حرفے کہ برون است ز ستم فکدان
 نوشے کہ برون است ز قائل فغان

لحظا بر وقت تصویر
تا چند روزی عشوه تزد و بقی
از سر چنین یاد کن بال بین
افسوس مخور از خوبی تصویر

و اندیش و آفت سبک کن
فالیست ز جال قالبی قلم حکم
نهنگی که حاصل است بعد دنیا
از لطفی حیا است بیا بیا

کرایہ عدد دست زانے سے بدتر
غیر است گل سرخ و زغالے سے بدتر
داسے است تو لطف بیاں غبار
کایں منبر شان هست زانے سے بدتر

دخلاق خوش بوق نیم کج پیر
جہاں است تو نیم بد و نامر با
تو حیدر این است که گویں جہاں
تو حیدرین است که گویں کج پیر

سپیش لوی تبا کے نکندہ
 داس نیس پور چاہ چکے نکندہ
 در خاک تو نہیاں گھر پرایا بست
 والدہ کہ یک سجدہ بخاکے نکندہ

بہن معنی بگ فقیر کو ناقتہ باند
 بی بی شہناز خیم خیم باند
 بی بی بکری است کہ ناودید بخت
 بی بی لوتے لالا است کہ نا سفت بخت

دراختبار و هر شستن بدست
 بدنامی در سوای و محرومی است
 بینی که کبریا و کبر است
 تنگدستی و بی نفی است

دراختبار و هر شستن بدست
 بدنامی در سوای و محرومی است
 بینی که کبریا و کبر است
 تنگدستی و بی نفی است

گر چنین اندیش خاک کنی
از فرصت کم ناله زار کنی
در عجب کیش که خیر نشوی
گر غمخیزایی دگر کنی

جوابش شبت روز شیطان و جگ
یک لحظه غفلت کن دست شست و دگ
در سگت یکن بوی بکن نیست
از بیت که هست از نظر ابدیت گ

کے کوچ تو از روح خدا بخوددار
 اے جان ترا جانِ جہاں باگبار
 جیفاست کہ از حرکتِ کز زو
 بزنجیر و بکبیبِ ان بیامونی دار

در آفتابِ جوشِ منزلِ یادِ لدار
 در آہِ سازِ بخت و کھنہ دار
 صد سال اگر صرفِ دعا ہے بختی
 گر کہ بختی روئے زین را ہموار

ہر کس کہ بود عاشق زار ز رویم
 فارغ بود از محبت و از دانا بزم
 ہر کس کہ فقط حکمت کا جام منبت
 محروم شد از حکمت قرآن مجیم

جد است رہ دست روز آید
 صد قبلے قبلہ گماست یکے
 یعنی روز نزدیک ترین درود مقام
 از روئے حجاب سے دل آید یکے

زخم بود و خفته بود کمزور است
 بهر خند و بیکان بود چو لعل مرآت
 اگر لب روان نه بود بهر شیرین است
 الکاحل اگر خبر بود و خوشوار است

دانی ز کجائی و کجا خواهی رفت
 تو زده که کجا بخواهی رفت
 زان سوخته فلک می چون بازی
 آتش می فلک تا بخدا خواهی رفت

گوئی که شتاب را باید غم تو
 این غم تو ز یک زاید غم تو
 از پیر خرد تو طلب کردی گفت
 کاین تن سستیاں فرستد تو

از آتش تو آتش و دوزخ تو سال
 و از آب تو آگاہ و قلندر تو زال
 از باد بهار تو صبغ غنیمت تو
 از خاک خاک تو عجب القم تو

از کردین فلک چرا این قیاس
بالاتری از انجم و متیاب
خواهی که فلک بر تو خفا نهفت
دریاب خدا را و خودت را دریاب

کرده است ترا آن خدا و کمال
غالبی طلبه کاید ترا کرده تباه
است آنکه کنی دعوی اسلام کن
در عشق تبان نامه اعمال پیرو

لئے انکار ترک ہو کر ممکن نیست
 ساز طرب از بار نفس ممکن نیست
 بے سعی و عمل دانه شمع غمی درون
 سے دامن یقین جز بقفس ممکن نیست

تیر از خود صلاہت نیست
 خواہید چہ چل نگریم بد نیست
 بہت طلب بد کہ تو خوشی کیے
 در دست عدوت کی در نیست

غلوت دگر د بعت مبدان دیکر
 روباہ دگر د شیرستان دیکر
 شاپین گرو مرغابی دیکر
 رہباب دگر د مرد مسلمان دیکر

ہر جگہ کے کفر کا ریت گل خندانیست
 ہر جگہ کے کفر کا ریت بدلان ریت
 گریانی مودہ نہ از موج تریست
 ہر خندید ریائے جہاں غنائت

گرم روی دانه نشود آتم اور
 گنم شدن عار بود آتم اور
 در عشق ببت زین مرغ ایام
 کافر شده روی باسلام آتم اور

در بزم جهان رونق کاشانم تو
 از نوشینم آگه دلیوانم تو
 تو جان جهانی و درین کج بود بود
 خفا که جوابم تو دُر دانه تو

یارِ قیامِ برادرِ دیدہ بنیائے سخن
 دیوانہ خود را دلِ دانا بنائے سخن
 تا کلامِ زخمِ در درہ تو چوین شیریں
 یارب تو مرا قلبِ توانا بنائے سخن

دورِ سخنِ سرگشتِ راہِ نبی
 ہر فزۃ ما مطلعِ انوارِ شبی
 واقف نہ از خود و سخنِ بیدلِ درہ
 نہ بیا بنو و بندگی چو خودی

نوش پاشا ز بمبئی غلامش
از خجیر جاوید گریه نکال شمس
در کشتن تصویر مجرب رسد
وارعانی از دوزخ و جلال شمس

نوش پاشا که دنیا است طربخانه تو
مشهور بطراف شیدا افسانه تو
خجیر که یکا پر شستن جلال است
زمین چو پود حاصل یک اند تو

میکشے زمانی و نادر زمانی
نقاشین نال نقشب موجود و نیست
حکمرتی از نقش و نگار مانی

سنگ سیرہ با شد و بالا برو
تا کس شولے جان کند و کوی
مستند و درو گرا علی بنو

لے لائے جال تو چپکا کا می تو
درخسب اقوم صید نامی تو
مشغول بکالائے تو فدو عیار
مصرف تماشا لب بابی تو

مگر نبود مصحف عارف قرآن
مومن بکنند سجده بابر و شے تباں
مسلم نبودند خرد کا فر عشق
غازی نبودند شیر گال

تا چند گنجی شکوه و فراق
 زین جور خودت را و جلال را برآورد
 زین جور خودت را و جلال را برآورد

از قول خدا فال سعادت زن
 گفت است که در تنگ جاب را
 این تنگ دانی چه بود که جاب
 تنگ که خواب آورد آید از زن

چنانچه است که از عشق فنا و محال
 قرآن شد از یاد و بی خوانی حق
 این حکمت غبار نیرود بلبوب که
 شکار دینی باشی در زبکین آگ بکبر

تا چند درین بند و قفسل فزون
 زین زندگی تلخ و خوشتر مژدن
 دلداری اغیار فزون و بخت
 از دست عدو زشت بچو فزون

کے صاحبِ طوالت بنیں تو
 یک طرفہ بند است چو درخانیہ است
 وارفتہ احکام کتاب و سنت
 عاشق بود و عشق بچین او نیست

لے کہ زندہ و غلاموں کی ہے
 ارشاد نبی خضر علم و حکمت
 میں باقی افسانہ و افسانہ
 لے کہ زندہ و غلاموں کی ہے

گر حال تو کیسان مانند چمن است
 ہر جا کہ روی خار و گل دہشت بخیزد است
 پستان و بلندش جہاں را مسخت است
 سبازے کہ تو خود ساختی باز پریم است

اخبار بی فغان و آفات گبو
 زان قتر پارسہ حکایات گبو
 اے زو خرابات نشین بیست
 طاعت فضول است تا مات گبو

خفیه که از یاد رفت عادت
یک کار سزاوار نباید از دست
یک از بخت گیر که ستم بخت
است از من و از خفیه

بجز قرآن کی می در فن
شغل بقرآن کی می بین
حکمت که بیا بخت و دیوانه نیست؟
قرأت که بیا بخت و طفل آهن؟

صدیقی و صدیقی گلستان بچے
 صدی آفتواں صاحب پوٹ بچے
 صدیق پنہاں کو نیا دودھ
 صدیق و آں ترم و شان بچے

آید و گزشتہ فیروز بیک
 بکراست و گزشتہ بکراست
 آں بکراست و گزشتہ بکراست
 بکراست و گزشتہ بکراست

گم کرد جان منظر غلبے باشد
 این شے زین عجبے باشد
 و این سنی باشی چاہے باشد
 با این چاہے باشد

رندی نسزد بحث چو باشد از بی
 نفس را بگذارد ایل و نفس را بگویی
 متناہد کن قول خدا را نفس
 بے باک مشو دین پی او پی

دیکھیں تیرا حکمت و قرانی کو
 و قیاس پر تو ایمانی کو
 لگا ہے جبر باشد و گاہے درید
 گر شیخ عین است کمانی کو

بہ انگشت نامہ ہر سنس در خواہ
 ز سست کہ جو ہو سکتند در خواہ
 از خیر علی عقل ہے گوئی تو
 ابی یوسف خال رندو فائدہ خواہ

روز بوشدی سے جان چیں بی بی شیر
زال او ز کمر از دست نہاوش شیر

از انوار چشم مهر وادایم بنیب
از انوار زبان عجب کلام گوید
از انوار لب غمخوار بیابان چید
از انوار رخسار طیف ثوابت بابا

فعل کہ در وقت مناسب بود
 کرد و بود نزد خداوند خرد
 پیغمبر تو راں بجای که شد نصیب
 مشتے است کہ بر یک خود باید زد

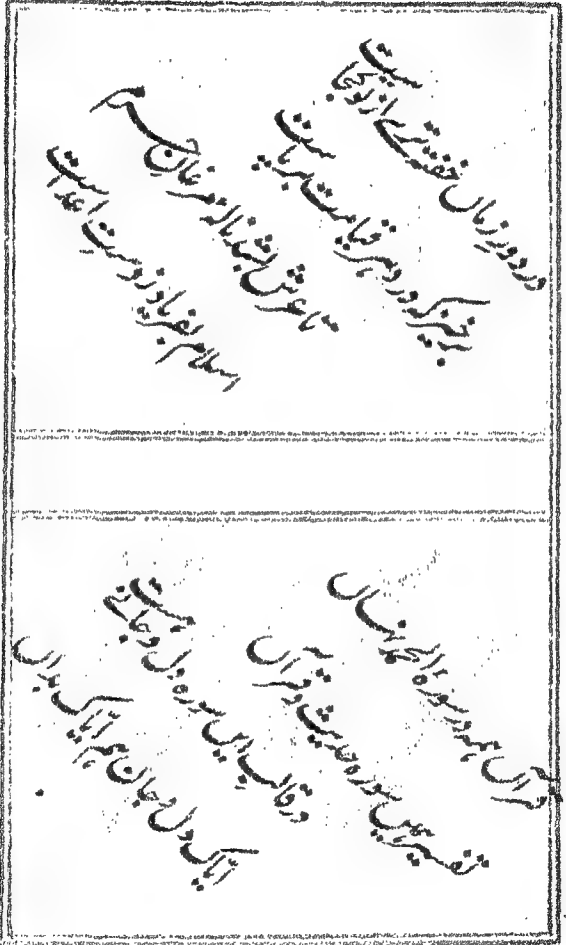
اے آنکہم تقدیر تو عالم مصروف
 اے آنکہم دینی و کربی در خوف
 خواہیم ز اخلاف بلندت خلق
 اے آنکہم بہر صفت بلندی معلوف

ہر کس بجائ طالب پود خویش است
 شمع کز شمعائے نکلند چوین است
 گر مگر غفلت نگذاری ایدل
 یک لحظہ غم تو عمر کے بے قیمت

خواہی کہ ترا دم بگردد اندر پیر
 ماند بجائ نام تو از شمشاد پیر
 ہے کوش کہ در دوست تو باشد دیو
 یک رخ پر قلم باشد و دیگر شمشاد

مشغول شمع تو بر ذوق خاک
مصرفت بتمجید تو عشق افلاک
بقلب خستین من غافل کے
اے لطیف تو بکمین من شکر

از دست خود غور و شعری یافتند
چوں دانند دام است کہ آرد و نبد
شای طلبی قوت باز و نبد
از گداز چہ بستانان گداز پسے خند



دود و زماں فقیہ سے ازواج
 بہر کیک در دہر فقیہ است برپا
 تا عرش بلند آمد مرغان
 اسلام فخر یاد ز دوست اعدا

تقرآن ہمدرد سوزہ الحمد
 تفسیر چہیں سوزہ حدیث و قرآن
 در قالب پاپیں سوزہ دل و جان
 آہک دل و جان ہم آہک بدیاں

قانونِ خدا اولیٰ قانونِ جہاں
 قانونِ نبی باعثِ نظمِ دواں
 قانونِ ذکر آئندہ نوہوئے سازی
 قانونِ نبود قبولِ فلان و جہاں

بایک شمعِ باطنِ ظاہرِ باطنی
 تائبِ اس حاضر و ناظرِ باطنی
 یکچند اگر عشقِ بخود سے دوزی
 آزاد و عشقِ بہتِ کافرِ باطنی

عشق مستی پر دول چرخه زد
 مزدورشی بجز مزد دول از دنیا نبرد
 عاشق محنتی عشقش که کار نیست باین
 اگر عشق جان است که کجاست کج

بلبل بنده فرمان شکر بهر دو سر
 سجده بدر باد شهبان نیست را
 گوئی که شکر وقت بود طبل
 گویم که چو تو بنده شدی دوست خدا

کبریاں بخت بدست است گنگر
 اسطیخا بول بال نداری و ندید
 بود تو زنا بود زبوں تر که ترا
 جز بدست سلاخے نہ دوزخ بنویم

اسے محبت تو پیش پناہ کہیں
 قلعے رافت تو بیل راہ کہیں
 بجال من نامہ سپہ لطف کن
 اسے چاہا کہ کجا تباہ کہیں

اسے طائرِ عالمی بنیادنی
 دانگر کہ مبعراج ترقی و ترقی
 گریبان پر سے بست بکین ابدار
 اسے ترقی و ترقی کی جیت کم گری

اسے مدنی بن برآینم غیب
 بس دفع و دفع و دفع و دفع
 اسے ترقی و ترقی کی جیت کم گری
 اسے ترقی و ترقی کی جیت کم گری

لئے ثابت تو ان کس تا کس لئے
 لئے رُوحِ درو ان کس تا کس لئے
 بجا جنتین میں تا کس لئے
 لئے احتِ جان کس تا کس لئے

شانِ حجابِ بزمِ عرب آرئند
 خدامِ بجا پر کسے خوشی آرئند
 یک عربِ ابرس بدینِ از رستہ
 بدستِ ابد کردہ دواغِ فرماند

دو چکی پیل تجارت منکر
 دانی که چاک است نهان آغیز
 آس مع و گنا کر که بی سیه
 شایکه بود از تو طبیعت بهر

گودی میا و زبان سوال
 در تبش غیبی دانه غیر پال
 خرم ز شیر است گشت غیب
 با نیت دوشم چمدان مال

با خند گوی که خند گشت فلان
 شکری که تقوی بهمان
 یک خند خیال با شکری که خندونی
 یک خند خیال با شکری که خندونی

قدرت کنی ایل بسو خور شوی
 در کابل جی سپاه در مشهور شوی
 قنار باغ خال خود تی کشین
 اگر دست طلب کشی بچو شوی

ایستاد پیل ماں پشته بیاثری
 استانبول حق بنده اغیارنی
 عاشقانشوی طعمه دندان لکھے
 لکھے غمخوار تو خرم وارنی

وارفتہ اغیار نباشی لیل
 بیجودہ چو اسینہ شری لیل
 ہر روز کنی عجبہ بدگاہ و سہاں
 ہر روز بیت تازہ تر اشی لیل

سزای تباں ساختن احوال را
 آقا و خدا ساختن غیر را
 لعنت بکینه خلق باں و بدین باب
 تو پادری خود ساختن شیطان را

قویاں بچه کفر سبازی جان را
 زشت است که مبعوب باری را
 کاشانه دل منزل العرش است
 حیف است که تجانه بیداری را

مامور خدا بنده رتبہ انسانی
 تاخیزد ازین مسمومیت خفای
 حیث است که افسوس بخور و بپوش
 داری پدر بیایسته گشت ای

حاشه شواہیل بزور بالیاں
 از حال تو خوشتر نمود حالیاں
 ایس کنج گنجی که تو داری شب
 زلف تو کز لعل تو در آستانیاں

شنباز شوق کبک شوق سار مشو
 کجک شوق پاسبان گلزار مشو
 گر خواجه کزین شوقی از باب هم
 شمشاد شوق و نرسیب از مشو

در نیم جهان خوار و مغرور شای
 مصروف بجای شوق و بیکار شای
 گرمی بدیده مود و بدین
 گزیده بدین کسای بدین شای

۴۲
 از قلب ضعیف تو مقام نردان
 بر رخسار کت دم عیب تو بیا
 بالاشه بلند تو چو تپو در مونی
 در پستی تو اداوی این بنیال

بنیال تقیید دیده تو شیر شیدا
 گلزار لبر وادی تو شست شیدا
 از جوید و غم تو خوارید که نشود
 از خاک شهباز تو بی بیک

و اندر حضرت حکیم و بیابان میم
 و خواب میم خواب پریشان میم

ای تو از آب گل میم
 ای تو از آب گل میم
 ای تو از آب گل میم
 ای تو از آب گل میم

دائم کریم بودست نبو زود قبول
 کمین بنی توینیت یا معزول
 یا ایاک بدست او بود قبول
 از معطل مشکوے مرز محمول

یک اور حکیم بدین زنده ترا
 شمس ز صدارت تو سے غنم ترا
 تابنده از از صدارت شمس ترا
 یک سرور صدارت شمس ترا

آن بر دست تاق بود عاقل
از این پخته نشسته اند
چوین از شیب بار یک شش
گوید که نیم روز بود شش

فاصل بود از خویش هر که برفت
آن عارف بنیدار چو برفت
کوه است بیاں شایان بنیدار
آن پر که غلظت شایان بنیدار

گویم که درین شب بختی باشد
 ز فک تو از گنج و فرزند باشد
 غافل شو از خود که قبولی خدی
 شاید که درین شب بختی باشد

ای که از نصیری و پوری است
 و از آنکه حبیبی و مجیبی است
 غافل شو از خود که قبولی خدی
 شاید که درین شب بختی باشد

زاس پی کہ بچارہ شوی درو کو
 میکوش کہ در در بر آبگیری شور
 زاس بعلکہ اعفاسے توازم ارنند
 این شلفیت چیلان و جیلور

گوتی پطاون بنانے شومر
 گوتی پطاون بنانے شومر
 در عرض میکا زردست کتوماہ
 از روستے خود دست دراز

گم گشتن چو طفل گشتن
 و درم ز درجہ بل سب از سخن
 اندر زمین این آویختن
 بر خیز و بیا گوئے بیدار زن

آسان نبود بر معنی سفتن
 چوین بگوئی شو بگوئی رفتن
 و نام یقین خلقت با بانیست
 ز پی اہر و اہست انا حق

زنا کارگر بجه بود قرآن کو
 بجه گری اگر گریب بود سالک کو
 ایمان نو آرائش دنیا بود است
 دنیا شے کو اگر زشت بود ایمان

احوال نبی عجیب کتاب حجت ما
 اصحاب نبی عجیبی نوید دینی
 وال باقی بیعت کدیں کیا نوشت
 بیست کر از راجع بشوئی مبرور

لے نصف تو از غنیاں برون
 اعتراف تو از کون مکان برون
 در راه خود را نہمانی کے سن
 اس جگہ تو از پرورد جان برون

ہر از کفر بکبر است
 اسلام بکبر است
 تو ہی است بر خط بیان کبر
 نزعان ببرد بکبر است

کوئی کہو جو دونوں سے مست فقط
 سر تھمکہ ہو دو دوسے سے مست فقط
 جیت سے مست کہو در بند زبانی ہر شمع
 در عیب یو سر مایہ سب سے مست فقط

جاکت ہو دو حکمت پیاں پنہاں
 ایساں بکلام شہ شاماں پنہاں
 تیراں تیراں نہیں سے کہو خالی تیرا
 تیراں تیراں پیراں پنہاں

تو خاک کو بدو اس حرف نئی
 میں سر زنی تو نصیحت بیعتی
 دیکھئے ترانیت کرتے پیدا
 چوں جام صدف جامِ یحییٰ

بیب تو بر خطبہ آن گشت
 مطلوب تو بر وقت آن گشت
 دگر تو کیا یک چہ جوئی اورا
 میں گو تو جو جو کجاں گشت

مغان چن غمخوارانند
 کالائے تو در غایت بخت
 در کتب تاریک چو پری نیست
 خواب بجای طوبه نماند

در آینه عشق تو بنام منور
 یارای همه در بنام منور
 در آینه عشق تو بنام منور
 اداره منور

یونانی گویا و فاروقی
 مردانه بزرگ بنده مخلوقی
 در راه طلب نیز و تنبیل
 به سینه چو بختی که مشق نمی

رباب که تو پیش یک بار است
 این شیشه بار یک پیش یک است
 از اصفیای گمیز قبول شمع
 ربابی را به یک قنار است

خواجه کنی فرصت نگر دانی
 از خانه بدولتانی گم در بانی
 به پیش یک سیر گرد صحرا
 از قافله تشبیبی دانی

چرخ چرخش از غافل گریز
 این فتنه عجب کوی شکر و شیر
 در میان کوه و بوستان
 در قافله تشبیبی دانی

ہر روز بچارہ بکارتے باشند
 در خاک سپردن پیکر باشند
 حیف است کہ ایں چہرہ تعظیم
 انسان طلبکار قرآن باشند

اقبال نصیب عشق زار تو بند
 افلاک شربت روز بکار تو بند
 امروز تو پاپال جہانی زین شپ
 اقوام جہاں با گداز تو بند

الحق است هر دم خدا را بخیر
 تا چند این غفلت جلای خیر
 خاکسارین بنده رسول عربی
 گشت دست پیر کجاست خدا را بخیر

با دعوی اسلام نگویسانی هست
 باین مسروران زبانی هست
 این بختی این بختی این بختی
 اسم کند توئی باعث بختی

بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم

بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم
بجای آنکه از چوبیدن معلوم

گویای مدحی نیست که گفتیش
 مصروف بکار بی‌شمار و بخت بدیش
 دریاب که امروز تو تقدیر است
 باقی همه خوانده و فراداده و پیش

بگو که فقط در خفاش مرده است
 نه آنکه از افکنده و پست است
 هم که حسن بود است غنا صلیل
 نزدیک و دشت غبار است

خفتن بود خوب جهاد اکبر
 کاین نفس بود بدین از بد
 شستن بدین از بد
 کین نسنو عیان اس را
 باد عوی بدین ترک جهاد

از گشت بدین ناز است کشت
 کین عید است
 کین باند پیشه کین است
 کین باند پیشه کین است
 کین باند پیشه کین است
 کین باند پیشه کین است

دور سوم



ایں کیچے بندہ خدا کے لیے
 وال کیچے بندہ ہوا و شمع
 نور غازی سست
 صوفی شکر زرد

دریاں شان از نور ملک است
 شکستہ آب گدازد
 شمع را بست طوفان
 کوہ جاہ پی کہ ملک است

جبر غول است فکند در چاه
 اختیار است نوز و مثل راه
 جبر پستی و منبلی باشد
 اختیار است راه منصب و چاه

پستی کفر و دین با پستی
 دین سر و پیش کفر و پستی
 پستین عالم کو پستی
 پستین فقر است پستی

تو بی نام نیک واکرام است
 کفر زشت و زیلون بدنام است
 راه کفر است راه نامجوار
 راه پیوار دین اسلام است

تقریب بند بر آنکه غازی نیست
 ظالمت است سبب پنازی نیست
 دعوی عشق حق کنی اسے غلام
 جان بازی است عشق بازی نیست

بدینج اوست و امانت
 کجور بیشک و دیده حیران
 دعوی عقل و از خدا غافل
 حقیقت پرور چشمتی انسان

کور که دور بین نبود
 نرد به به که مرد دین نبود
 غار شد که دور شد از دین
 بکس چرخ غار این چنین نبود

جبرایل را از اختیار چو خط
نقد کمال را از دود چو خط
آن شایسته مژده نمرده را
چون گل حیدیه از بزم چو خط

سین را سر و چو بخت مدار
مرد را سین نه چو شکار
سین را آرزو و دوست گری
سین نه آرزو و دوست گری

بادشاہ زمین خدا کے ہیں
 نائب دینی ست شایع ہیں
 نائبین نبی ست بعد نبی
 بادشاہ زمین شہنشاہ ہیں

شہنشاہ جو مالک مغرب
 شہنشاہ جو مالک مغرب
 شہنشاہ جو مالک مغرب
 شہنشاہ جو مالک مغرب

وقت را ابتدا کجا باشد
 آستانه نیکو روا باشد
 گر قیامخواهی وقت را در ایام
 صاحب وقت را قیام باشد

بخت سازگر لب آغواهی
 بگذر از خود اگر لب آغواهی
 زنگ بگذر از تاشوی زنجیر
 و زنجیر را اگر زنجیر آغواهی

عشق کز زلفشین ازار
 بختی از نفعش سرش پیار
 صفتی از کفر است مرد
 صفتی از کفر است مرد

عشق معشوق بود بهر صفتش
 عشق امر بود بهر صفتش
 روز میدان ستار عشقش
 بدولت وقت کارش بود ملک

طیبت کا رزق و شرف و فضول
زینت محسن کے بود مقبول
آن شنیدی کہ در عرب گویند
ایر بے رعد را چاپ ز بول

دل بود قوت پر و بلم
دل بود آب تاب و اعولم
گفت صاحب دے صواب بنی
مردن دل عقوبت عالم

صیحه جاده کم از حجب دیناری
 این بود مخفی تر یک کجباری
 نه یک کجباری و یک کجباری

حفظ ناموس و صفای نسائی
 نام بر از خواص شیطانی
 دشمنان را از دلیل خواریدار
 انتقام از صفات نیردانی

لے بجا ہے است در فلک تو نیز
ابتدا ہے است اثبات تو نیز
نیت پائی تو زمین فقط
آسمانیت ز پیوست تو نیز

دروانی است شان قار
نازل ندانم غار باشد و دار
گردن افروز سر و پوشش است
سوزانوست ز گیسو بیح

منجبر بہ شکر و سپاس
 از سواست عالم و مائشاد
 منجبر بہ شکر و سپاس
 منجبر بہ شکر و سپاس

مانده در گنبد ایستاده است
شوخ در بند جلال و راست
بند خواجه شاد و پادشاه
ایستاده در گنبد ایستاده است

گل بیاری و گلشنے بیری
 پرستد آری خورشید بیری
 بہت دنیا چو منزع ز زمین
 دانہ کاری و خرنے بیری

دانہ دانہ بکر او مشغول
 قطرہ قطرہ بکر او مشغول
 بھڑائی بکر او مشغول
 ذرہ ذرہ بکر او مشغول

مشرق و مغرب و شمال و جنوب
 نیر و بالاد و پائین و گرم و سرد و خشک و تر و تیز و کند و دروغ
 جن و انسان طالب و مطالب

اندر هر درخت و نخل و زراعت
 گل و خار و گیاه و جاندار و بیجان
 علم و حکمت و کار و بازی
 کار ساز و کاردار و سازش

کھنکھ مائل کئے شہود کے ہاں
 ابنِ سخنِ العقل پوچھ رہا ہے
 حکمِ شتاؤں سے بود و نہ بود
 اہلِ اندرِ خرابیافت گنج

حق بود نامِ قوتِ بازو
 حق ہے جاہِ قوتِ بازو
 حق ہے زورِ بے گریہ جیست
 حق بود نامِ قوتِ بازو

موت دست گزیر است پدید
لوحه آتشی و بخت غمناکی نید
تا به قدر حق اوبه
حق فرستاد و کتاب جدید

مجلس از غیب گدازد
در دل قوم هست افزاید
پایبسیار است معرفت مرقوم
سفینه حق بی خاکی بکاید

دلِ شکر پر دینِ تہاب
 ہے ملکِ پھولِ بانیِ تہاب
 حفظِ ناموسِ دینِ خیالِ حال
 ہر گز دھاکِ خونِ دما دھاب

کارِ بالابو دضیا پاش
 پاشِ تہی سینہ بکرا پاش
 بدستِ عسکریہ درگاہ
 مہدی ابرق خندہ پاش

پنجال بند دوست دیا باشد
 گرچه زنجیر از طلا باشد
 لطف اغیار روح میورست
 بوی تصویر گل کج باشد

خزان تر جے بس آقا
 جہر واپاست قط شبنم
 موت اسوگی آوارم است
 زندگی در کشاکش پیچم

کفر تارک و تیرگی جال
 دین نور است و نور بنیو فال
 مرد مومن ذلیل کے باشند
 بیچ دیدی کہ نور شد پمال

باز داں ہر چہ کمینہ بنیو است
 مہربان ہر چہ بنیو است
 قول من نیست قولِ نامہ است
 ہر چہ از غریبے رہنمائیو است

کار او شهادت است
چرخ بر از کمال بدان که خط است
یکست خوانید از خدایان و غیر
میان آن خدایان و غیر

روزگار در دگر گری
 بهر حال از غم و اندوه
 بهر حال از غم و اندوه
 بهر حال از غم و اندوه

مردمون بنور حق نبیست
 مردمون بگویش حق شهنیست
 مردمون بچراغی حق بگویش
 مردمون بنطق حق گویش

مرد بیکار شاد و آزاد هست
 مرد بیکار وقف فرماندوست
 زنگونی که تیغ من نبست
 تیغ تو نیز تیغ فولاد هست

از غم پیکر اسبانی
 فانغ از دوزخ و خیال شبانی
 دور آنتی ز با لگا و خفا
 بنده دگر کس اسبانی

الحذر از لگا و لطف کس
 خفته نیست خسته شبانی
 خدی ز برادرش کمر برگیر
 الحذر از تبسم اشانی

نور است بر شاد دارد
 رنگین است خوگر بیدار
 در میان مثال نیست دور دراز
 پنج چنین غیب بر فواید

نیکویتی است شیر بانی
 راز فتنه گران آسانی
 شپش موج نغمه دارد
 خنده گل فقط پریشانی

دوست کیاست و شهنشاهی
 رازشوائی اگر بینه نفست
 ششپایان لب کند سر بازار



دو چای



اے شفیق بہت سبب خانہ عشق
 مصلحت عشق و دیوانہ عشق
 ہر حال عشق کی ہو شکیار و فرائد عشق

یار دوستی سپیاز قاتلانه شود
وارثه جهانباشی گنجینه شود
آفتاب مشرق چو خاک تارک
پایمال قلم و دست شود

میں دال کا فلک نشہ اچھا ہے
 تیار ہو کر کب نہیں جبر و پست
 ہیں قلم و جہاں بزرگیت اور
 القصد از دوست ہر چہ شہرت و بخت

دیندے کے مباح کہ اسلام آج
 ہم آزاد ہو رہے کہ دروین است
 ہر مذہب غیر اللہ بود عابد غیر
 ہیں قلم غلط خبر و ظالم بخت

و شمع خود وجود ما چو شمع است
 بکند ز زبانی که سووید چو شمع است
 و اندر بیهوشی که بود با چو شمع است
 و آنکه بیدار است که بود با چو شمع است

نبیاست احوال بسوختن دل تو
 غول آید توالات و منات دل تو
 یک قطره خون نیست دل تو
 دنیا نیست نبال بسوختن دل تو

خلاق چو شدی ز آتش نمون
 در راه طلب بود و نابود و سر
 در جست و جوی محمل سلایق
 از خار گل و زبان و بوم و سر

در دایره آب بست و میانیاں
 غافل ز خودی و در میانیاں
 در دایره آتش بست و میانیاں
 غافل ز خودی و در میانیاں

عالم پیشین کا اندیشہ
 دیرپہ و سرخشاں جہانیت
 جہان خرد و تہاشائے سن
 دنیا پس دنیا پس دنیا پس

مستی تضام پر حبیب الٰہی امور
 درگوشہ دل زلزلہ شمع افروز
 پتی تقدیر ویر و جہان
 در گلوں گلستان و شاد و سن

مغرور شو که جام جسم داری تو
 کلبه عرب نشین جسم داری تو
 لعل لب خود از انار منظر تو
 ای پادشاه حق رو به بعد داری تو

باید که تن چشم شدن گشتن
 ایستاده بنده خود و پیش شدن
 خود بینی تو بنبر و عاقل صمد
 خود شتر بود دست ز خود را پیش شدن

تاج خرد جهان جان دانا
 تائبند کج خلق دل نازا
 مے داں کز زخمی این غم جہاں
 یک قطره خون نبود

مے خواجہ ابداں عالم دے
 از جویزانه دست عالم دے
 از بندگی پیر متغیریاں
 درد ملک تہ پر وبال عالم دے

لے سدا شہیں چہ شہیں شہیں
 بنو دو فیروز راز پستی پستی
 خود را کو خوف بکر کر توئی
 منامد عنوان کتاب پستی

وزرا و یہ صفت روزگار سکون
 بزارانت سے صفت بکار سکون
 نزدیک خود دست رہ دور دراز
 از چشمیدن تا بالکلے سکون

اسلام و اصول میں قرآن آموز
 داؤد قول فلان فعل تہاں آموز
 سہ مینچین فلسفہ بادیں بجااست
 حکمت زہنی و حکم نردال آموز

الحمد للہ خالقہ نشینی بیکار
 بنخیز دیباکے کن و تخم بیکار
 مطلوب تو دراز و پیوست نیست
 موجود بیکار است بدشت کھسار

لے آؤ شیب روز فقیر سہوی
 اپنے لئے تو ہاں شہی کہ رو بھوی
 با سحرہ شہزادہ مکن لئے ناواں
 بہشت دار کہ تو بویو دی

روز غریب با سلیما نے بہشت
 در چاہہ طبیعت کہ کھانے بہشت
 خود را نو ندیدہ و گر نہ با تو
 لئے بے مہر سا اہل فرماست

از شکر علی گریہ پرستی ایدیل
 این غوی غلط اگر محض پرستی ایدیل
 تا خوف کے واری امیدیں
 ازین بشکوہ بت پرستی ایدیل

از منزل مقصود نشان کیابی
 پس ماندہ از فائدہ در دنیا بی
 لے غی عشق تحقیقی بشنو
 تا جاں ندی در بہ او کزانی

هر حال زبون زغال تنی شکر
 برین دست زبیل تنی شکر
 این نشوئی غیر خدا را عابد
 زین نقیب سبب خفته بر تنی شکر

آنانکه بر مرد این میدان اند
 اسرار جهان خفا که باید دانست
 هر چه سر از زمین بیرون است
 آنانکه بخت پندیده در یافست

این بحث طریقت و تحقیق است
 زیرا کہ تو سے روی گزشتن تو
 در اسیری راه شریعت گزین
 یعنی وہ نزدیک زمین و ہموار

پیوہہ چہ است بحث فی اشباح
 زان پیش کہ بر شہود عالم حیات
 کاسے کن من خیر کے کون جان کن
 این است وہ خیر و صواب بحث

گفتار من آفتاب طریقه
 مسخول شده دل پر آفتاب
 این بر جبهه تاب بمشراق
 زاری چینی که در میان آفتاب

مسخر و غلام خواب غفلت بخیز
 از دیده خود اشک ندامت طریقه
 از جبهه تو اسلام بفریاد و فغان
 و از شکوه تو گویم چه کبریا

دردست بوداوند قدرت چو کمان
ای گویست زین ابرار دست راں
اسے نظر ساما عیبیں بیکار
گر مردی بیاہیں ست گوی میاں

زاری چہتی بکار ناپ زاری
بہر پیر غوث ابراہیم خاری
اسے مرد خدا ز کبر و عنون چہ غم
دردست اگر عیادت ہوئی خاری

اس طرز حکومت کہ ہم پر آج وقت
 اس جاکہ کہ یہ قیامت الایم خیریت
 از دست یزدید شد گویا شایان
 امروز ہیں زمانہ اش ایک شایان

شایان زمانہ شیخ مہابت دوست
 قابل شکر شدہ و مہبت دوست
 شایان خدائی فضلے کو پیوست
 اسے روز خدا طلب شوق شایان

هر جا که پری ششست یوست
 باشد عجب آن روز و شب و یوست
 از شکست مرده هر پیشانی لیل
 در دهر که بجا نیست غریب یوست

هر که جهان دوستدار یوست
 هر چه در آن جهان و باغ یوست
 خاقل شوار و سود و زیانست کجا
 و چون هم به یار کجا یوست

از این سخن بود قول عاقلان خاتم
این تره درون شمعین خاتم
گو یکدیگر خود را به یکدیگر گفتن
کمین تریب دارند شیرین خاتم

این سست کیم به پیش در گنج
چون نیک نظر کنی بود داغ گنج
خوابی بجای خوارباشی چویر
خود بخاری و هرات گنج

نیچے نمودن و غلبہ از تیر
 گشت نمودن و اسب تازی تیر
 صدقل سیاه را بہا و عشق
 بہ بازی از عشق بازی تیر

دریا سے محیط شود آب بار یک
 تابندہ چو باد شود خاک تار یک
 شامیں شود روزی نہ چو بال
 پند شود بر آئے دانہ چو یک

گنجی کجبان نشست در لیل و نوحه
 لے سرور از خاک مزار کینہ
 اما حیات از وجودت معدوم

لے سرور از لیل و نوحه
 لے سرور از لیل و نوحه
 لے سرور از لیل و نوحه
 لے سرور از لیل و نوحه

تیر شکر کفر صبح ایام روشن
 تارک و فلسفه قرآن روشن
 پایدار غلام شیرین کسب
 کاشانه دلش صبح یونان روشن

خواجگرم بنیت این چشم مجاز
 پیش از آنکه جان فدای کین
 دامنم گشاید منتهی تو
 ای جان من گشاید دور انداز

کہ کس نے ترا گفت که باد بهر لباز
 تو گفتی گفتی که باد بهر لباز
 باد بهر لباز که باد بهر لباز
 باد بهر لباز که باد بهر لباز

این شنو ز پیر و پادشاه
 بلان قند و جویان پذیرد شاه
 گمراه اگر روی چو پیاں می داند
 در راه اگر روی چو پیاں می داند

مُتَابِقِي



زیغونو
 زکات نذبی فاسق و سکاری
 زکات علم دانی کو حبیبیت کا فاضل
 چیں کہ یکین ہیں فوائد و بکاری

علاہت نکند کہ بر در بندیش
 درون تیرہ ندارد کہ گو بکارش
 کے کہ عائد دارد ز خدمت اشغیر
 بدایں کہ پیشین میں عداوت سے ایمان

بیکو انکار خداوند دیده و گویست
 بیکو انکار دین پرست پیوست
 چیت خدای نور سے لگے گفت
 زمانہ جام بدست بخارہ بر دست

بالی عید بڑے نو بدیم گفت
 آتی نظر خوا ہے ست یا نیکی سے
 چکونہ بادیم ایک کہ بر سر شاہ
 نیکی گنج حجاب بدیر دم سے

شما طلب برادر اگر قریب افغانی
 زیند خویش بدین اگر خست افغانی
 گویست کرد دل در دمنده کین
 زلف عام غداوند گرو افغانی

بت پوزیت سنگ خست شیب
 گویستین من خست شیب
 چو پوزیت سنگ خست شیب
 گویستین من خست شیب

بیکار شست بودم تو بیکار کے
 کہ خاک تو شد و زندہ از خاک کے
 ز موی است بد و ز موی بد کے
 ز موی است سو و سنگ شام کے

اگر بقوت بازو کنی جہاں بینی
 اگر بکیمی ز اغیار خیمے نشانی
 دیگر لطیف مستخرجی جہاں سے را
 بیاد مست کن وہ کہ شکر زانی

کبوتران شایسته زینند در کبوترستان
 زرد کار و خطی بری اگر شایسته
 ز شایسته شایسته شایسته شایسته

ز مری است پس یک کلاه و دستار
 ز مری است زینت ز مری است
 ز مری است زینت ز مری است

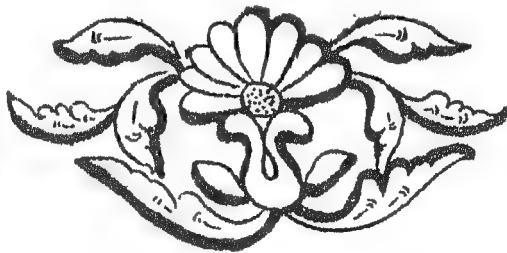
گویی مرد و فادار ستم از دل جهان
 فقط آبیدلود فرض از ره ایمان
 هم که بود بجبیدزل غلطی تو
 خداست خالق و مالک این دنیا

بدره دین از جماعت اگر شوی کنار
 نخری سبب است بزل و دلار
 چهل اگر غمبستی نیز غمبستی
 که چو پیشکش خطی بر فزاید و بیا

بیاید و شمع جان است خلد سبزه
 بیاید سبزه زبان است عشوه بازی
 بهشت نیست بهشت طرازی
 بیازاده مروارید فصول طرازی

اگر ارباب طبعی از بخت است این زبان
 زلفشین بگردد چو قطره باران
 مژده و شش زبا و جبال گریزی
 چو آبگوشت در غزلت عشق چو زبان

کھلتے پھول خوشنویس غباری
 سب سرنی فرومایہ دنیا نگاری
 بزمِ اقیانوسِ عدو امتحانِ باریکین
 یکا یک قوتِ توفیق و قدرِ تباری



10.

IN MEMORY OF
MOLVI HASID A. KHAN, B.A. (Alig.)
(Retd. Sessions Judge)
PRESENTED BY
MUSLIM UNIVERSITY
BY HIS SON
Rashid Ahmed, M.A. LL.B. (Alig.)
(Retd. Sessions Judge)

101

کری پریس لاہور

میں

باہتمام تمیر قدرت اللہ پٹوچھی

CALL No. { 1915 5144 } ACC. No. 2114
 AUTHOR سید محمد علی
 TITLE

Acc. No. 2114
 Book No. 5144
 CI Class No. 1915
 Author سید محمد علی
 Title بادشاہ

Bo	Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date	TIME



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

